USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ

پندرہ روزہ

16 جولائی
تا
31 جولائی
2022ء

usman.edu.pk | usmanpublicschoolsystem | @UsmanSchool

تعلیم و تربیت

اولاد کی تربیت صالح ہو تو ایک نعمت ہے وگرنہ یہ ایک فتنہ اور وبال بن جاتی ہے ۔ دین وشریعت میں اولاد کی تربیت ایک فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ جس طرح والدین کے اولاد پر حقوق ہیں اسی طرح اولاد کے والدین پر حقوق ہیں اور جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے ایسے ہی اس نے ہمیں اولاد کے ساتھ احسان کرنے کا بھی حکم دیا ہے ان کے ساتھ احسان اور ان کی بہترین تربیت کرنا دراصل امانت صحیح طریقے سے ادا کرنا ہے اور انکو آزاد چھوڑنا اور ان کے حقوق میں کوتاہی کرنا دھوکہ اور خیانت ہے۔ کتاب وسنت کے دلائل میں اس بات کا واضح حکم ہے کہ اولاد کے ساتھ احسان کیا جائے ان کی امانت کو ادا کیا جائے ان کو آزاد چھوڑنے اور ان کے حقوق میں کوتاہیوں سے بچا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت اولاد بھی ھے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اگر اولاد کی صحیح تربیت کی جائے تو وہ آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہوتی ھے لیکن اگر اولاد بگڑ جائے اور اس کی صحیح تربیت نہ کی جائے تو وہی اولاد آزمائش بن جاتی ھے۔اس لئے اگر والدین چاہتے ہیں کہ بچوں میں اچھی عادات پیدا ہو جائیں تو پہلے خود اچھی عادات اور عملی کردار کا مظاہرہ کریں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کرنے کے لئے الفاظ نہیں اعمال ہوتے ہیں۔

گھر میں اچھی عادات کا ماحول بنائیں مثلاً آدابِ سلام،طعام و کلام وغیرہ۔ سنت نماز گھر میں پڑھنے کی بنیادی وجہ بچوں کو نماز کی ترغیب دلانا ہوتا ھے۔ گھر میں والدین مہذب ، پیار و محبت کا رویہ اپنائیں اور بری عادات سے پرہیز کریں ۔ خود بری عادات اپنا کر بچوں سے اچھی عادات کی توقع رکھنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ۔خود کبھی جھوٹ نہ بولیں ، اسی طرح اگر والدین چاہتے ہیں بچہ تعلیم میں دلچسپی لے تو ان کو جبراً پڑھنے لکھنے کے لئے نہ بٹھایا جائے۔ جبر کی صورت میں بچوں میں ایک بری عادت پڑ جاتی ہے کہ وہ کتابیں لے کر بیٹھے رہتے ہیں اور توجہ سے نہیں پڑھتے ۔ اس سے بچوں میں غیر حاضر دماغی اور ذہنی فرار کی بد عادت پڑتی ہیں ۔ جو بہت نقصان دہ ہے۔ بچے جو بھی کام کریں توجہ اور دلچسپی سے کریں۔اس کے لئے خود ان کے سامنے کتابیں کھولیں اور خود بھی مطالعہ کریں۔پھر مطالعہ کی تلقین کریں اور بچے کو بتائیں جو شخص اچھی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں رکھتا وہ معراج انسانی سے گرا ہوا ھے اور کتابیں انسان کی بہترین دوست اور بہترین سرمایہ ہے۔یہی بہترین نفسیاتی و عملی تبلیغ ہے۔ کردار کی زبان اور اس صدا کی بازگشت زیادہ موثر اور ہر طرف سنائی دیتی ہے۔

*آدمی نہیں سنتا آدمی کی باتوں کو
پیکرِ عمل بن کر غیب کی صدا ہوجا*

تحریر و ترتیب۔ امجد آفاق

★ عید الفطر
★ فہم القرآن
★ فہم الحدیث
★ سیرتِ نبویؐ
★ تعلیم وتربیت
★ شخصیت
★ انٹرویوز
★ تعمیرِ شخصیت
★ کیریر کونسلنگ
★ طب و صحت
★ اقبالیات
★ گوشہ عثمان نین
★ اقدار
★ رہنمائے والدین
★ سائنس وٹیکنا لو جی
★ تعارفِ کتاب
★ تاریخ

برائے رابطہ
mcd@usman.edu,pk

رہنمائی کا نبوی ماڈل

گلہ بانی قیادت ورہنمائی کا ایسا ماڈل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خود طے کیا اور اس طرز تربیت سےانسانیت کے سب سے بڑے مربی یعنی انبیاء کو گذروایا۔اس ماڈل سے جدید دور کے لیڈرشپ ماہرین نے پورا قیادت کا فلسفہ اور رہنما اصول نہ صرف دریافت کیے بلکہ ٹیم لیڈ کرنے کے طریقے وضع کیے ہیں۔ اگر آپ نے اس حدیث کا مطالعہ کیا ہو تو میری طرح آپ نے بھی ضرور سوچا ہوگا کہ اللہ تعالی نے یہ کام(گلہ بانی کا) انبیاء سے آخر نبوت جیسی بڑی ذمہ داری کیلئے کیوں لیا ہوگا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیھم نے پوچھا کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا کہ ہاں! کبھی میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی تنخواہ پر چرایا کرتا تھا۔(صحیح بخاری 2262)

دوسرا سوال یہ بھی کہ بکریاں چرانا ہی کیوں؟ گائے یا اونٹ کیوں نہیں؟ تیسرا سوال یہ کہ اس حدیث میں لفظ رعٰی استعمال ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ یہی لفظ ایک اور حدیث میں اس طرح استعمال ہوا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم بھی نگہبان ہے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھی جائے گی اور غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔(صحیح بخاری 2751)

کچھ روایات میں آتا ہے نبوت سے قبل حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں حضرت موسی علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک بکری ریوڑ سے الگ ہو کر کہیں کھو گئی۔ حضرت موسٰی علیہ السلام اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے بہت دور نکل گئے۔ اس سے آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آگئے اور زخمی بھی ہوگئے۔ بکری بھی تھک ہار کر ایک جگہ کھڑی ہوگئی تب جا کر کہیں حضرت موسٰی کے ہاتھ آئی۔ آپ نے بجائے اس پر غصہ کرنے کے اس کی گرد جھاڑی اور اس کی پشت اور سر پر ہاتھ پھیرنے لگے ماں کی ممتا کی طرح اسے پیار کرنے لگے۔ باوجود اس قدر اذیت برداشت کرنے کے ذرہ برابر بھی اس پر کدورت اور غیض و غضب نہ کیا بلکہ اس کی تکلیف دیکھ کر آپ علیہ السلام کا دل رقیق ہوگیا اور آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔۔۔بکری سے کہنے لگے: فرض کیا تجھے مجھ پر رحم نہیں آیا اس لیے تم نے تھکایا اور پریشان کیا۔ لیکن تجھے اپنے اوپر رحم کیوں نہ آیا۔ میرے پاؤں کے آبلوں اور زخموں پر رحم نہ آیا تھا۔ لیکن تجھے اپنے اوپر تو رحم آنا چاہیے تھا۔

اسی وقت ملائکہ سے حق تعالی نے فرمایا کہ نبوت کے لیے موسی علیہ السلام زیبا ہیں۔ امت کا غم کھانے اور انکی طرف سے ایذاء رسانی کے تحمل کے لئے جس حوصلہ اور جس دل و جگر کی ضرورت ہوتی ہے وہ خوبیاں ان میں موجود ہیں۔

(مشکوۃ جلد چہارم ابواب الطعام حدیث نمبر 122 کی تشریح)

بکریوں کے چرانے سےانبیاء اکرام علیہ السلام کا صبر اور وقار ظاہر ہو جائے۔ یہ بکریوں کی چرواہی ہی صبر و حلم کی عادت پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اکثر بکریاں مختلف جانب بکھر جاتی ہیں۔ ان کے جمع رکھنے اور نگرانی میں پریشانی پیش آتی ہے۔ اس کام کے لیے دل و دماغ کا قابل برداشت ہونا ضروری ہے۔

پیارے نبی ﷺ کی زندگی میں اس باب میں اتنی رہنمائی ہے کہ ہم آج کی جدید دنیا میں اسٹریٹیجکل پلاننگ ،لیڈر شپ ماڈل، ٹیم بلڈنگ اور اس جیسے کتنے ہی موضوعات پہ عالمی سطح پہ سیرہ کی رہنمائی کو ڈسکس ہوتے دیکھ اور سن رہے ہیں۔اسی طرح لیڈر شپ ماڈل میں مینٹورنگ کیلئے ایک بہت عمدہ اقتباس ادریس کاندھلوی صاحب کی " سیرۃ المصطفیٰ ﷺ کی جلد اول سے :

حضرات انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام کا بکریاں چرانا امت کی گلہ بانی کا دیباچہ اور پیش خیمہ تھا۔ اونٹ اور" گائے کا چرانا اتنا دشوار نہیں جتنا کہ بکریو ں کا چرانا دشوار ہے۔بکریاں کبھی اس چراگاہ میں جا تی ہیں اور کبھی دو سری چراگاہ میں اس لحظہ میں اگر اس جانب ہیں تو دوسرے لحظہ میں دوسری جانب دوڑتی نظر آ ئیں گی ۔ گلہ کی کچھ بکریاں اس طرف دوڑ تی ہیں اور کچھ دو سری طرف اور راعی ہے کہ ہر طرف د یکھتا ہے کہ کو ئی بھیڑیا یا درندہ تو ان کی فکر میں نہیں ہے ۔ چاہتا ہے کہ سب بھیڑیں اور بکریاں یکجا مجتمع رہیں۔ مبادا ایسا نہ ہو کہ کوئی بکری گلہ سے علیحدہ رہ جا ئےاور بھیڑیا اس کو پکڑ لے جائے صبح سے شام تک راعی اسی فکر میں ان کے پیچھے پیچھے سر گرداں اور پریشان رہتا ہے یہی حال حضرات انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام کا امت کے ساتھ ہوتا ہے کہ ان کی اصلاح و فلاح کی فکر میں لیل و نہا ر سر گرداں رہتے ہیں ۔ امت کے افراد تو بھیڑو ں اور بکر یوں کی طرح ادھر ادھر بھاگتے پھرتے ہیں اور انبیا ء علیھم السلام کمال شفقت و رافت سے ان کو للکار کر اپنی طرف بلا تے رہتے ہیں۔ اور امت کی اس بے اعتنائی سے ان حضرات کو جو تکلیف اور مشقت پہنچتی ہے اس پر صبر اور تحمل فرماتے ہیں۔ اسی طرح امت نفس اور شیطان کے ملکانہ حملوں ںسے بے خبر ہوتی ہے۔ انبیاء کرام علیھم الصلو ۃ والسلام ہر وقت اس تاک میں رہتے ہیں کہ کہیں نفس اور شیطان ان کو اچک نہ لے جائیں۔ امت کو تو اپنی ہلاکت اور بربا دی کا خیال بھی نہیں ہوتا اور حضرات انبیاء ہیں کہ ان کی زبوں حالی کو دیکھ کراندر ہی اندر گھلتے رہتے ہیں۔" اس اقتباس کو پڑھتے ہوئے مربی ، راعی کی جس احساس ذمہ داری اور فکرمندی اور مقصد کی لگن سامنے آتی ہے یہی امت کے تمام راعی اپنی رعیت کیلئے ،تمام مربی اپنے زیر تربیت کیلئے، تمام قائدین اپنی زیر قیادت ٹیم کیلئے،تمام والدین اپنے خاندان کیلئے،تمام اساتذہ اپنے طلبہ و طالبات کیلئے اور تمام داعیان دین اپنی مخاطبین کیلئے پیدا نہیں کریں گے تو امت منتشر اور کمزور رہے گی۔ان نکات کے ساتھ یہ ذہن میں رہے کہ یہ تربیت کا کام کچھ دنوں کا نہیں ہے۔ اس کیلئے مسلسل محنت ،ریاضتِ لگن،صبر اور درپیش خطرات کی بروقت آگاہی و تدارک کی تدابیر ناگزیر ہیں۔

صبوح طلعت

ڈپٹی ڈائریکٹر

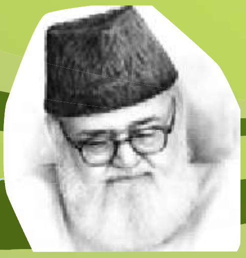

دینِ حق

* امید کی ایک ہی کرن *

کم از کم اتنا علم ہر مسلمان بچے،بوڑھے اور جوان کو حاصل ہونا چاہیے
کہ قرآن جس مقصد کے لیے اور جو تعلیم لے کر آیا ہے اُس کا لُبِّ لُباب جان لے۔

مولانا مودودی رح

الحدیث

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس شخص نے مسلمان بھائی کی بے عزتی کی یا کچھ اور زیادتی کی تو اسے چاہئیے کہ وہ اس سے آج ہی معافی مانگ لے اس سے پہلے کہ (جب) دینار اور درہم (یعنی روپے پیسے اس کے پاس) نہ ہونگے' اگر اس کے نیک اعمال ہوئے تو اس کی زیادتی کے مطابق ان میں کمی کر دی جائے گی اور اگر اس کے نیک اعمال نہیں ہوں گے تو اس سے متعلقہ شخص کی برائیوں کو لے کر اس پر لاد دیا جائے گا

صحیح بخاری ۲۴۹۹

قرآنی آیت

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ الحج، ۴۱

(یہ اہلِ حق)
وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دے دیں (تو) وہ نماز (کا ” نظام) قائم کریں اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کریں اور (پورے معاشرے میں نیکی اور) بھلائی کا حکم کریں اور (لوگوں کو) برائی سے روک دیں، اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے